اداریہ

قرآن کریم نے عبادت کو انسانی تخلیق کا مقصد جانا ہے، ایسی عبادت جو معرفت کی حامل ہو اور معرفت بہر حال مومن کی بصیرت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ قرآن کی متعدد آیات میں بصیرت کو اندھا دل ہونے کے مقابل برتر قرار دیا ہے تاہم بصیرت کے حصول کی تاکید اور بے بصیرتی کی سرزنش بھی قرآن کریم میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بصیرت ہی وہ نور ہے جو انسان کو اندھے حوادث کے خاکستری ماحول میں بینائی عطا کرتا ہے اور اگر کسی کے پاس یہ بینش و منش نہ ہو تو وہ قبر میں لیٹے ہوئے اس انسان کی طرح ہے جس میں ترقی و تحریک، حرکت و تکامل اور پیشرفت کی کوئی گنجائش نہیں پائی جاتی۔

تاریخ اسلام میں واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے کہ بسا اوقات عدم بصیرت کی بنا پر لوگ حق و باطل میں تمیز پیدا کرنے میں ناکام رہے، سیاسی شعبدہ بازوں کے آلہ کار بن گئے اور حیلہ کاروں کی دسیسہ کاریوں کے جال میں پھنس گئے۔ حضرت علیؑ نے بے بصیرتوں سے متعلق یوں فرمایا ہے: "یہ بدترین خلائق ہیں یہ ایسے تیر ہیں جو شیطان کی کمان میں ہیں درحالیکہ وہ خود ہی نشانہ پر ہیں اور لوگ ان کے ذریعے حیرت، استعجاب اور ضلالتوں میں مبتلا ہیں۔

شک و شبہ اور گمراہی، بے بصیرتی کے سب سے معمولی نتائج ہیں جبکہ دین و دانش، تواضع وانکساری اور حدود الٰہیہ سے فکری یکسوئی کسی بھی صاحب بصیرت کے خاص امتیازات میں سے ہے۔ ایسا معاشرہ جہاں بصیرت پائی جائے وہ حق پسند ہوتا ہے، برحق رہنماؤں کا تابع ہوتا ہے اور باطل چاہے جس لباس میں ہو اسے پہچان لیتا ہے، دشمنوں کی تشخیص اس کے لئے آسان ہوتی ہے اور وہ تاریخ سے عبرت لیتے ہوئے ایسا منظّم اور مضبوط قدم اٹھاتا ہے جو حق پر مبنی ہو اور پھر نتیجہ میں اسے وہ عبرت ومکرمت حاصل ہو جاتی ہے جو خدا و رسولؐ کے مقربین کے لائق ہوتی ہے۔

راہ اسلام کے زیر نظر شمارہ میں ہماری کوشش ہے کہ اس اہم موضوع پر جو کہ اسلام کی تاریخ میں کلیدی کردار کا حامل رہا ہے اور آج بھی امت مسلمہ کی زندگی پر غیر معمولی طور پر تاثیر گزار ہے اور آئندہ بھی اسلامی معاشروں کی سربلندی اور نیک نامی کا ضامن ہے مختصر مگر مفید گفتگو کریں۔

علی فولادی

رایزن فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، نئی دہلی